یہ کتاب خاص حضرات شیعہ کیواسطے چھاپی گئی ہے لہذا اہل سنت وجماعت نہ دیکھیں اور نہ خریدیں

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

الحمد للہ المتعال کہ درین ایام میمنت اشتمال بجواب کتاب آیات بینات
مصنفہ مہدی علیخان جلد ثانی رفع التحریفات ودفع التلبیسات ملقب بہ

از رشحات قلم ہدایت شیم یکی از حامیان ملت سید المسلمین راس الفاضلین
قاطع اعناق الجاحدین دام اللہ ظل افضالہ بالنبی وآلہ المعصومین

در مطبع نامی مظہر العلوم ومحلہ خورشید بسعی شیخ حسین بخش مطبوع گردید

پس طبقہ صحابہ مین اقتدا بصحابۂ اہلبیت بعین حدیث واجب ہی اور طبقہ غیر صحابہ مین بھی اقتدا
باہلبیت بدلائل دیگر بنص سابق علی اللاحق واجب ہی اور کچھ ضرور نہین ہی کہ وجوب اقتدائے
کل اہلبیت ایک ہی دلیل سے ثابت کیا جاوے اگر صحابۂ اہلبیت کی اقتدا ایک دلیل سی اور
اہلبیت غیر صحابہ کی اقتدا بدلیل دیگر ثابت ہوئی تو کیا ضرر ہی خامسًا سلمنا کہ صحابۂ اہلبیت سے اعم
مراد ہین لیکن لانسلم کہ منافقین اور مرتدین اور ناصبین اور ظالمین اس مین داخل ہین
بلکہ مومنین موقنین کاملین جو مصداق لم یغیر ولم یبدل مین مراد ہین کہ مرجع انکی اقتدا کا طرف
اقتدائے اہلبیت علیہم السلام کے ہی اسلیے کہ اقتدا اس اقتدا کی جو اقتدائے معصوم ہی عین
اقتدائے معصوم ہی اور اسلیے کہ کل انکے مقتدا ہوسکے ہین کہ اقتدا المخصوص باہلبیت ہی یا اقتدا
سے اقتدائے جزئی مراد ہے نہ اقتدائے کلی یعنے قولًا وفعلًا وتقریرًا اس لئے
کہ بدلائل قطعیہ ہمارے نزدیک یہ امر مخصوص معصومین علیہم السلام ہی الغرض اسوقت یہ پانچ
جواب جانب سے پنجتنون کے واسطے چار یارون کے مجملًا بطور فہرست کے
ہمنے بیان کئے اور تفصیل اسکی مثل جوابات دیگر کے رد تفصیلی ہر ہر قول مردود مخاطب
مین انشاء اللہ آتی ہی فانتظرہ وقد حان ان نشرع الآن فی الجواب التفصیلی
وعلی اللہ التکلان وھو خیر مستعان قولہ صحابہ کی فضیلت مین
اقول شیعون کی کتابون مین جہان مطلق صحابہ کے فضائل ہین وہان انکے رذائل بھی
ہین اور شیعون کے لیے اُسکے واسطے دو محمل ہین ایک تو یہ کہ فضائل کے مصداق بعض
ہین یعنی صحابہ اخیار ہین اور رذائل کے مصداق بعض دیگر یعنی صحابۂ اشرار ہین
دوسرے فضائل محمول بر تقیہ ہین لیکن اہلسنت کی کتابون مین جو رذائل ہین جیسے
حدیث فتوخذ بہم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی اور حدیث من
الاصحاب من لایرانی بعد ما یفارقنی وامثال ذلک پس اہلسنت اسکو نہ
محمول علی بعض دون بعض کرسکتے ہین کہ قاعدہ عدالت کل صحابہ کہ مجمع علیہ جمہور اہلسنت ہی

ہاتھ سے جائیگا اور نہ محمول بر تقیہ کر سکتے ہین کہ قیاس باطل ابوحنیفہ مین عین نفاق ہی اب
کوئی تیسری راہ ہمکو حضرات اہلسنت بتلائین اور اگر کہین کہ صاحبان رذائل اصحاب سے
خارج ہین تو ہم کہین گے کہ اطلاق لفظ اصحابی اصحابی ومن نا صحاب من لا یرانی دلالت اوپر اصحاب
ہونیکی کرتا ہی اور اگر کہین کہ اصحاب ہونا اونکا نظر بظاہر ہی نہ بہ حقیقت تو ہم کہینگے کہ اسیطرح ہم بھی ان نالائقون سے
بیزاری کرتے ہین ہم اونکو اصحاب ظاہری کہتے ہین نہ بحسب حقیقت کے اور فضائل اصحاب
حقیقی کو کہتے ہین نہ اعم اصحاب حقیقی اور ظاہری سے اور لانسلم کہ تمہارے ثلثہ بعد اسکے کہ اونسے
افعال نفاقی و ارتدادی ظاہر ہوگئی اصحاب حقیقی سے رہین پھر ایسے احادیث کے ذکر کرنے سے
جز عوام فریبی کیا حاصل ہی **قولہ** بروایت ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہی **اقول** اگر مراد
مخاطب یہ ہی کہ اسی قدر یعنی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کتب شیعہ مین بروایت
ائمہ کرام علیہم السلام منقول ہی اور ما بعد اسکا بروایت ائمہ کرام منقول نہین ہی تو محض
کذب و دروغ بیفروغ ہی کتب شیعہ موجود ہین اُس مین جسکا جی چاہے دیکھ لے کہ
ما بعد اسکا بھی اوسی امام کی روایت سے منقول ہی جس سے امثال حضرات ثلثہ خارج
اور طبقہ ائمۃ النار مین داخل ہو جاتے ہین اور اگر مراد یہ ہی کہ یہ فقرہ ساتھ فقرہ ما بعد کے
بروایت ائمہ کرام کتب شیعہ مین منقول ہی لیکن چونکہ خلاف ہمارے مقصود کے ہی ہم
اُسکو نہین لیتے اور اس کل سے بمقتضائے مثل مشہور میٹھا میٹھا غپ اور کڑوا کڑوا
تھو فقط اس جزء کو ہم مانتے ہین تو یہ بات آپکو کذب سے تو بچاتی ہی لیکن خلاف دیانت
وخیانت فی النقل ہوئی جاتی ہی اسلیے کہ ظاہر اسکا یہی ہی کہ ائمہ سے اسی قدر منقول ہی
حالانکہ یہ خلاف واقع ہی آپکو لازم تھا کہ پہلے کل حدیث کو نقل کرتے بعد اسکے فرماتے
کہ ہم یہ فقرہ مسلم نہین کرتے کہ ہمارے مطلب کے خلاف ہی لیکن آپ یہ راہ مکر و فریب
چلے اور اس بات سے ڈرے کہ اسوقت شیعہ کہینگے کہ کون کہتا ہی کہ تم مسلم کرو تمہاری
مسلم کرنے اور نہ کرنے کو دوسرون کے مسلمات مین کیا دخل ہی شیعہ بھی بغیر اس فقرہ کے

لیکن خلیفہ صاحب کو اپنی راے پر اصرار رہا یہانتک کہ بجواب خطاب عمر ابن خطاب فرمانے
لگے جسکا محصل یہہ ہو کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ ساتھ ہین پس مانعین زکواۃ مثل تارکین صلوٰۃ کے ہین
و اللہ لو منعونی عناقًا کانوا یودونہا الی رسول اللہ
لقاتلتہم علی منعہا کما فی الصحیحین اور کتاب ملل و نحل مین بجاے
عناقًا عقالًا ہے حاصل یہہ کہ عمر نے ابوبکر سے کہا کہ کیونکر تو ان آدمیون سے یعنے مسلمانون سے
مقاتلہ کریگا حالانکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ فرماتے تھے کہ مین مامور ہوا ہون کہ لوگونسے
مقاتلہ کرون یہانتک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہین یعنے مسلمان ہون حضرت ابوبکر نے فرمایا
کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ ساتھ ہین قسم خدا کی اگر نہ دینگی مجھکو ایک گلو بند یا ساق بند شتر یا بزغالہ کہ جو رسول خدا کو دیتے تھے تو
مین انسے قتال کرونگا اور قاموس مین ہو کہ حدیث ابوبکر مین ہی لو منعونی عناقًا
و فی روایۃ عقالًا یعنی زکوٰۃ دو سالہ یا یک سالہ تفسیر کبیر رازی مین ہو کہ جب صحابہ قتال
پر راضی نہوے تب حضرت ابوبکر غصہ مین آکر تنہا واسطے قتال کے اُٹھکھڑے ہوے
گویا ناز کیا تھا جب لوگون کو اپنا خریدار پایا تھا ورنہ بہادری آپ کی تو اُحد و خیبر
و حُنین سے معلوم ہی ہے بہر کیف ابوبکر نے بسر کردگی خالد ولید لشکر واسطے تحصیل زر زکواۃ کے
بھیجا اور حکم کیا کہ جو تامل کرے اُسکو قتل کرو پس خالد نے منکرین خلافت سے مقاتلہ
کیا اور از جملہ صحابہ مقتولین مالک بن نویرہ اور قوم اُسکی تھی کہ خالد شقی نے
بہ مکر و خدع بندگی خدا و رسول و ابوبکر اُنکو اپنے قابو مین کیا کما فی مراۃ الزمان
لسبط ابن الجوزی اور ناحق خون اُن مسلمانون کا کیا اور زوجہ مالک کو اُسی
شب مین اپنے تصرف مین لایا جیسا کہ صواعق ابن حجر مین ہے و
انکارہ ای عمر علی ابی بکر لکونہ لم یقتل خالد بن ولید
لقتلہ مالک ابن نویرۃ وھو مسلم ولتزوجہ امراتہ
من لیلتہ ودخل بہا فلا یستلزم ذماً لہ ولا لحاق

یہانتک کہ خدا اسے جھوٹے ہی دنیا سے گذر گئے اور علی متقی نے کنز العمال مین نقل
کیا ہو عن ابن عون وغیرہ ان خالد بن ولید ادعی ان مالک
ابن نویرۃ ارتد بکلام بلغہ عنہ فانکر مالک ذلک وقال
انا علی الاسلام ما غیرت وما بدلت وشہد لہ ابو قتادۃ وعبد اللہ
ابن عمر فقدمہ خالد وامر ضرار بن ازور الاسدی فضرب
عنقہ وقبض خالد امرأتہ ام متمم فبلغ عمر ابن الخطاب قتلہ
مالک بن نویرۃ وتزوجہ امراتہ فقال لابی بکر انہ قد زنی فارجمہ
فقال ابو بکر ما کنت لارجمہ تاول فاخطا وقال انہ قد قتل
مسلما فاقتلہ قال ما کنت لاقتلہ تاول فاخطا قال فاعزلہ قال
ما کنت لاشیم سیفا سلہ اللہ علیہم ابدا اور ابن خلکان نے بھی لکھا ہو
لما بلغ الخبر ای خبر خالد مع مالک وامرأتہ ابا بکر وعمر فقال عمر لابی بکر
ان خالدا زنی فارجمہ قال ما کنت لارجمہ فانہ تاول فاخطاء
الی اخر بالفاظہا من کنز العمال محصل یہ ہو کہ روایت ہو ابن عون وغیرہ سے کہ خالد بن ولید
نے دعوی کیا اس بات کا کہ مالک نویرہ مرتد ہو گیا ہو بسبب ایک کلام مالک کے کہ خبر اسکی
خالد کو پہونچی پس مالک نے انکار کیا اُس کلام کا یعنے کہا کہ تجھکو خبر غلط پہونچی ہو مین نے ہرگز
وہ کلام نہین کہا ہو اور کہا مالک نے کہ مین دین اسلام پر قائم اور ثابت قدم ہون اور
کسی طرح کا تغیر اور تبدل میںنے اپنے دین مین نہین کیا اور اسکے اسلام پر گواہی دی
شہود عدول اور موثق نے مثل ابو قتادہ انصاری اور خلیفہ زادے عبد اللہ ابن عمر نے
بلکہ تاریخ طبری مین ہو کہ اور بھی لشکر والون نے شہادت دی لیکن خالد خلدہ اللہ فی النار
نے کسی کی نہ سُنی اور حکم کیا ضرار بن ازور الاسدی کو پس اُس لعین نے اُس بیگناہ کی گردن
مار دی اور اپنے قبضہ مین لایا خالد اُسکی زوجہ کو پس پہونچی یہ خبر عمر بن الخطاب کو کہا اُسنے